بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقالہ

برائے تیسرا سالانہ تربیت الفضلاء کا علمی وفکری اجلاس

موضوع

جاہلی عصبیت سے بچو!

حسبِ حکم

حضرت مولانا شاہ جمال الرحمن صاحب مفتاحی دامت برکاتہم

مقالہ نگار

مفتی محمد ابوبکر جابر قاسمی

ناظم ادارۂ کہف الایمان بورابنڈہ حیدرآباد

تاریخ انعقاد: ۶-۷-۸ / شوال المکرم ۱۴۴۵ھ

مطابق: ۱۶-۱۷-۱۸ / اپریل ۲۰۲۴ء

بروز منگل، بدھ، جمعرات

بمقام: خانقاہ جمالیہ، انکے پلی، معین آباد، تلنگانہ

نَحمَدُہ وَنُصلِّی علٰی رَسُولِہِ الکَرِیمِ اَمَّا بعدُ!

اپنی زبان، قوم، علاقہ اور برادری والوں کی بے جا حمایت کرنا جاہلی عصبیت ہے، یہ ایک خطرناک سماجی مرض ہے، انسانیت کو کھوکھلا کر دیتا ہے، غرور کا سرچشمہ ہے، اپنوں میں جرائم اور غیروں میں ناانصافی پیدا کرتا ہے، شدت پسندی اور انتہا پسندی اس قدر کہ نفرت اور بغض پنپنے لگتا ہے، حق اور اصول پسندی کا خون ہوجاتا ہے، انسانی تاریخ میں قابیل اور ہابیل سے اب تک بے شمار جنگیں اسی مرض کی وجہ سے ہوئی ہیں، جو نسبتیں تعارف کا ذریعہ تھیں وہ تفاخر کا سبب بن جاتی ہیں، اپنے عمل وکردار کو سنوارنے کے بجائے انسان نسلی امتیاز اور خاندانی شناخت پر اکتفا کر کے رہ جاتا ہے، ایمان وتقوی ہی اکرام وافتخار کا معیار ہے، وہی انسان کے اختیار میں ہے، عالمی اتحاد اسی سے قائم ہوتا ہے، اسلام نے اسی نسبت کو نمایاں کرنا چاہا ہے، ارشاد ہے:

يٰاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ. (الحجرات: ۱۳)

اے لوگو! حقیقت یہ ہے کہ ہم نے تم سب کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے، اور تمہیں مختلف قوموں اور خاندانوں میں اس لیے تقسیم کیا ہے؛ تاکہ تم ایک دوسرے کی پہچان کرسکو، درحقیقت اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ متقی ہو۔

دشمنِ اسلام نے روزِ اول سے انصار ومہاجرین، عرب قومیت وغیر عرب، ترکی غیر ترکی، بنگالی غیر بنگالی، بلوچی غیر بلوچی جیسے نعرے لگا کر امتِ مسلمہ کے شیرازے کو خوب بکھیرا، ٹکڑے ٹکڑے کر دیا، خود غرض بنا دیا، طاقت کو اکٹھا ہونے نہیں دیا، خلافت عثمانیہ کو بانٹنا آسان ہوگیا، فلسطینی غیر فلسطینی کہہ کر مسجد اقصی پر تسلط کرلیا گیا، شمالِ ہند میں بطور خاص قریشی اور انصاری میں ووٹ بٹ جاتے ہیں، گجر غیر گجر تقسیم کر دیے جاتے ہیں، چاہے وہ مسلمان ہوں، ذیل کی حدیثوں میں آپ پڑھیں گے کہ رسول اکرم ﷺ نے عصبیت کی بو کو بھی پسند نہیں کیا، تفرقہ کی ساری جڑوں کا خاتمہ کیا، ہر مفکر ہر محرک نے سید احمد شہید رحمہ اللہ سے لے کر علی میاں ندوی رحمہ اللہ تک (ہمارے ملک میں قریبی زمانے میں) ہر ایک نے اس سنگین مرض کو ہرگز نظر انداز نہیں کیا، مولانا یوسف علیہ الرحمہ نے اپنی زندگی کے آخری بیان میں تنبیہ فرمائی، حبیب الرحمن اعظمی محدث کبیر رحمہ اللہ نے انساب وکفاءت کی شرعی حیثیت پر مستقل رسالہ لکھ کر بتایا کہ اگر نبھاؤ ہوسکتا ہو تہذیبی رہن سہن برابر ہو تو سید کا نکاح غلام سے اور دیگر قبائل سے ہوسکتا ہے، قرآن میں سورۂ حجرات کے اندر وحدتِ امت کی ٹھوس

بنیادوں کو بتلا دیا گیا، چند احادیث کا مطالعہ کیجیے:

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا کہ عصبیت کیا چیز ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

أَنْ تُعِينَ قَوْمَكَ عَلَى الظُّلْمِ. (ابوداؤد، رقم: ۵۱۲۱)

عصبیت یہ ہے کہ تم ظلم اور زیادتی میں بھی اپنی قوم کا ساتھ دو۔

حضرت فسیلہ فرماتی ہیں میں نے اپنے والد کو یہ فرماتے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول! کیا یہ بھی تعصب ہے کہ آدمی اپنی قوم سے محبت کرے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لَا، وَلَكِنْ مِنَ الْعَصَبِيَّةِ أَنْ يُعِينَ الرَّجُلُ قَوْمَهُ عَلَى الظُّلْمِ. (ابن ماجہ، رقم: ۳۹۴۹)

نہیں یہ تعصب نہیں؛ بلکہ تعصب یہ ہے کہ آدمی ظلم میں بھی اپنی قوم کا ساتھ دے۔

بے جا حمایت مذموم ہے

واضح رہے کہ اپنی قوم سے محبت کرنا اور اُن کی حمایت ونصرت کرنا کوئی معیوب اور غیر شرعی چیز نہیں؛ بلکہ یہ تو اچھی چیز ہے، آپ ﷺ نے ایسے شخص کو پسند فرمایا ہے، ایک دفعہ نبی کریم ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

خَيْرُكُمُ الْمُدَافِعُ عَنْ عَشِيرَتِهِ، مَا لَمْ يَأْثَمْ. (ابوداؤد، رقم: ۵۱۲۲)

تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے قبیلہ وخاندان کی طرف سے دفاع کرے، لیکن اُس وقت جبکہ وہ گناہ (ظلم) نہ کرتے ہوں۔

یعنی اگر وہ ظلم کرنے لگیں اور ناحق کسی کو مارتے ہوں تو اُن کی ہرگز معاونت نہ کی جائے، اِس کا خیال رکھنا اور اس شرط کی رعایت کرنا بہت ضروری ہے کہ قوم کی حمایت ونصرت اندھا اور بہرا ہو کر نہ کی جائے، بایں طور کہ حق و باطل، سچ جھوٹ، اچھے بُرے، ہر حال میں اُن کی حمایت کرنا، خواہ وہ ظالم ہوں یا مظلوم، جیسا کہ زمانہ جاہلیت میں کیا جاتا تھا اور آج بھی یہی روش اختیار کی جاتی ہے، اور اسی کو عصبیت کا تراشیدہ "بت" کہا جاتا ہے جس کی لوگ اندھے اور بہرے ہو کر پرستش کرتے ہیں، جو عقل ونقل کی روشنی میں کسی طور جائز نہیں۔ قرآن وسنت کی بھی یہ تعلیم ہے اور عقلِ سلیم کا بھی یہی فیصلہ ہے کہ انسان ہمیشہ حق کی حمایت ونصرت کرے خواہ وہ اپنا ہو یا پرایا، اور باطل کے خلاف نبرد آزما ہو خواہ وہ اپنا ہو یا پرا۔

عصبیت کی موت جاہلیت کی موت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عِمِّيَّةٍ، يَدْعُو إِلَى عَصَبِيَّةٍ، أَوْ يَغْضَبُ لِعَصَبِيَّةٍ، فَقِتْلَتُهُ جَاهِلِيَّةٌ. (ابن ماجہ:۳۹۴۸)

جو اندھے جھنڈے کے تحت لڑے (یعنی عصبیت کی لڑائی، جس میں لڑنے والے اندھے ہو کر لڑتے ہیں اور اُنہیں یہ تک معلوم نہیں ہوتا کہ جس کی طرف) اور عصبیت کی طرف بلاتا ہو یا عصبیت کی وجہ سے غصہ میں آتا ہو تو اس کا مارا جانا جاہلیت (کی موت) ہے۔

آپ ہی کی دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں:

مَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عُمِّيَّةٍ يَغْضَبُ لِعَصَبَةٍ أَوْ يَدْعُو إِلَى عَصَبَةٍ أَوْ يَنْصُرُ عَصَبَةً فَقُتِلَ فَقِتْلَةٌ جَاهِلِيَّةٌ. (مسلم، رقم: ۴۸۹۲)

عصبیت موجبِ ہلاکت

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد نقل فرماتے ہیں:

لَيْسَ مِنَّا مَنْ دَعَا إِلَى عَصَبِيَّةٍ، وَلَيْسَ مِنَّا مَنْ قَاتَلَ عَلَى عَصَبِيَّةٍ، وَلَيْسَ مِنَّا مَنْ مَاتَ عَلَى عَصَبِيَّةٍ. (ابوداود، رقم: ۵۱۲۱)

وہ شخص ہم میں سے نہیں جو عصبیت کی طرف بلائے، وہ شخص ہم میں سے نہیں جو عصبیت پر قتال کرے، وہ شخص ہم میں سے نہیں جو عصبیت پر (لڑتے ہوئے) مر جائے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے:

مَنْ نَصَرَ قَوْمَهُ عَلَى غَيْرِ الْحَقِّ، فَهُوَ كَالْبَعِيرِ الَّذِي رُدِّيَ، فَهُوَ يُنْزَعُ بِذَنَبِهِ. (ابوداؤد: ۵۱۱۹)

جس شخص نے اپنی قوم کی ناحق مدد کی تو وہ اس اونٹ کی طرح ہے جو کنویں میں گر پڑے اور پھر اپنی دم سے کھینچ کر نکالا جائے۔

یعنی جیسے وہ اونٹ کنوئیں میں گر کر ہلاک ہو جاتا ہے اور اُس کو دم سے پکڑ کر نہیں نکالا جا سکتا اِسی طرح وہ عصبیت کا شکار شخص بھی گناہ کی ہلاکت میں گر کر تباہ ہو جاتا ہے۔

گوبر کے کیڑے سے زیادہ ذلیل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ يَفْتَخِرُونَ بِآبَائِهِمُ الَّذِينَ مَاتُوا إِنَّمَا هُمْ فَحْمُ جَهَنَّمَ، أَوْ لَيَكُونُنَّ أَهْوَنَ عَلَى اللهِ مِنَ الْجُعَلِ الَّذِي يُدَهْدِهُ الْخِرَاءَ بِأَنْفِهِ، إِنَّ اللَّهَ

أَذْهَبَ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الجَاهِلِيَّةِ وَفَخْرَهَا بِالابَاءِ، إِنَّمَا هُوَ مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ وَفَاجِرٌ شَقِيٌّ، النَّاسُ كُلُّهُمْ بَنُو ادَمَ وَادَمُ خُلِقَ مِنْ تُرَابٍ. (ترمذی، رقم:۳۹۵۵)

لوگ اپنے ان آباواجداد پر فخر کرنے سے باز رہیں (جو زمانہ جاہلیت میں مر گئے) وہ جہنم کا کوئلہ ہیں اور جو ایسا کرے گا وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک گوبر کے کیڑے سے بھی زیادہ ذلیل ہو جائے گا، جو اپنے ناک سے گوبر کی گولیاں بناتا ہے؛ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے تم سے جاہلیت کے تکبر اور آباواجداد کے فخر کو دور کر دیا ہے، اب تو لوگ مومن متقی ہیں یا فاجر بدبخت، اور نسب کی حقیقت یہ ہے کہ سب لوگ آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں اور آدم کو مٹی سے پیدا کیا گیا ہے۔

تعصب کا ایک واقعہ

كُنَّا فِي غَزَاةٍ فَكَسَعَ رَجُلٌ مِنْ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِنْ الْأَنْصَارِ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ يَا لَلْأَنْصَارِ وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ يَا لَلْمُهَاجِرِينَ فَسَمَّعَهَا اللَّهُ رَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا هَذَا فَقَالُوا كَسَعَ رَجُلٌ مِنْ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِنْ الْأَنْصَارِ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ يَا لَلْأَنْصَارِ وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ يَا لَلْمُهَاجِرِينَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوهَا فَإِنَّهَا مُنْتِنَةٌ.

قَالَ جَابِرٌ وَكَانَتْ الْأَنْصَارُ حِينَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ ثُمَّ كَثُرَ الْمُهَاجِرُونَ بَعْدُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ أَوَقَدْ فَعَلُوا وَاللَّهِ لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ دَعْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَضْرِبْ عُنُقَ هَذَا الْمُنَافِقِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُ لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ أَصْحَابَهُ. (بخاری، رقم:۴۹۰۷)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ ہم ایک غزوے میں تھے کہ مہاجرین میں سے ایک شخص نے ایک انصاری کی دبر پر لات ماردی، انصاری نے کہا: اے انصار! میری مدد کے لیے دوڑو، مہاجر نے مہاجر کو پکارا: اے مہاجرو! میری مدد کے لیے دوڑو، اللہ تعالیٰ نے جب اپنے رسول ﷺ کو یہ بات سنائی تو آپ نے فرمایا: یہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ ایک مہاجر نے ایک انصاری کی پیٹھ پر لات ماری ہے تو انصاری نے کہا: اے انصار! میری مدد کے لیے دوڑو اور مہاجر نے کہا: اے مہاجرو! میری

مدد کے لیے آؤ، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اسے چھوڑو، یہ بدبودار نعرہ ہے۔

حضرت جابرؓ نے بیان کیا کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ تشریف لائے تھے تو انصار کی تعداد زیادہ تھی، پھر بعد میں مہاجرین زیادہ ہو گئے، عبداللہ بن ابی نے کہا: کیا انہوں نے ایسا کیا ہے؟ اللہ کی قسم! اگر ہم مدینے واپس گئے تو عزت والا، ذلیل تر کو باہر نکال دے گا، اس پر حضرت عمرؓ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے اجازت دیں، میں اس منافق کی گردن اڑا دوں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اسے چھوڑ دو، لوگ چرچا نہ کریں کہ محمد نے اپنے ساتھیوں کو قتل کرنا شروع کر دیا ہے۔

قومی عصبیت

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

انْتَسَبَ رَجُلَانِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا: أَنَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ بْنِ فُلَانٍ، فَمَنْ أَنْتَ لَا أُمَّ لَكَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "انْتَسَبَ رَجُلَانِ عَلَى عَهْدِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا: أَنَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ، حَتَّى عَدَّ تِسْعَةً، فَمَنْ أَنْتَ لَا أُمَّ لَكَ؟ قَالَ: أَنَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ ابْنُ الْإِسْلَامِ. قَالَ: فَأَوْحَى اللهُ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَنَّ هَذَيْنِ الْمُنْتَسِبَيْنِ، أَمَّا أَنْتَ أَيُّهَا الْمُنْتَمِي أَوِ الْمُنْتَسِبُ إِلَى تِسْعَةٍ فِي النَّارِ فَأَنْتَ عَاشِرُهُمْ، وَأَمَّا أَنْتَ يَا هَذَا الْمُنْتَسِبُ إِلَى اثْنَيْنِ فِي الْجَنَّةِ، فَأَنْتَ ثَالِثُهُمَا فِي الْجَنَّة.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دور باسعادت میں دو آدمیوں نے اپنا نسب نامہ بیان کیا، ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: میں تو فلاں بن فلاں ہوں، تو کون ہے؟ تیری ماں نہ رہے! یہ سن کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دور میں دو آدمیوں نے اپنا نسب نامہ بیان کیا، ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ میں تو فلاں بن فلاں ہوں، اور اس نے اپنے آباؤ اجداد میں سے نو افراد کے نام گنوائے اور کہا کہ تو کون ہے؟ تیری ماں نہ رہے! اس نے کہا میں فلاں بن فلاں بن اسلام ہوں، اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ان دونوں کے حوالے سے وحی بھیجی کہ اے نو آدمیوں کی طرف نسبت کرنے والے! وہ سب جہنم میں ہیں اور دسواں تو خود ان کے ساتھ جہنم میں

ہوگا، اور اے دو جنتی آدمیوں کی طرف اپنے نسب کو منسوب کرنے والے! تو جنت میں ان کے ساتھ تیسرا ہوگا۔

حضرت حارث اشعری رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد نقل فرماتے ہیں:

مَنْ ادَّعَى دَعْوَى الجَاهِلِيَّةِ فَإِنَّهُ مِنْ جُثَا جَهَنَّمَ ، فَقَالَ رَجُلٌ : يَا رَسُولَ اللهِ وَإِنْ صَلَّى وَصَامَ؟ قَالَ : وَإِنْ صَلَّى وَصَامَ ، فَادْعُوا بِدَعْوَى اللهِ الَّذِي سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ الْمُؤْمِنِينَ ، عِبَادَ اللَّهِ. (ترمذی، رقم: ۲۸۶۳)

جس نے جاہلیت کا نعرہ لگایا تو وہ جہنم کے ایندھنوں میں سے ایک ایندھن ہے۔ (یہ سن کر) ایک شخص نے پوچھا: اللہ کے رسول! اگرچہ وہ نماز پڑھے اور نماز رکھے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں! اگرچہ وہ نماز پڑھے اور روزہ رکھے، تو تم اللہ کے بندو! اس اللہ نے جس نام سے پکارا ہے اسی سے پکارو، اس نے تمہارا نام مسلم و مومن رکھا۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے جب ان کا نسب دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: میں ابن اسلام ہوں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جب یہ بات معلوم ہوئی تو آپ نے فرمایا: میں بھی ابنِ اسلام ہوں اور سلمان ابن اسلام کا بھائی ہوں۔ (شعب الایمان، رقم: ۵۱۳۱)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو ان کی ماں (جو کہ حبشہ کی تھیں جن کا رنگ سیاہ ہوتا ہے) کے ذریعے عار دلائی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس کا علم ہوا تو ان کو تنبیہ کی اور فرمایا: تمہارے اندر جاہلیت موجود ہے۔ (بخاری، رقم: ۶۰۵۰)

تعصب اور علامہ اقبال

علامہ اقبال رحمہ اللہ نے اس ناسور کی زبردست عمل جراحی کی ہے، پڑھیے:

نہیں وجود حدود و ثُغُور سے اس کا
محمدِؐ عَرَبی سے ہے عالمِ عَرَبی!

جوابِ شکوہ میں فرمایا:

شور ہے ہو گئے دنیا سے مسلماں نابود
ہم یہ کہتے ہیں کہ تھے بھی کہیں مسلم موجود
وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

یوں تو سید بھی ہو مرزا بھی ہو افغان بھی ہو
تم سبھی کچھ ہو بتاؤ تو مسلمان بھی ہو

بانگ درا میں فرمایا:

بتانِ رنگ و خوں کو توڑ کر ملت میں گم ہو جا
نہ تورانی رہے باقی نہ ایرانی نہ افغانی
ہوس نے کر دیا ہے ٹکڑے ٹکڑے نوع انساں کو
اخوت کا بیاں ہو جا محبت کی زباں ہو جا

ضرب کلیم میں فرمایا:

تفریق ملل حکمت افرنگ کا مقصود
اسلام کا مقصود فقط ملت آدم
مکے نے دیا خاکِ جنیوا کو یہ پیغام
جمعیت اقوام کہ جمعیت آدم!